بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

یوم پنجشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**شرح چندہ**

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۰ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۲۰ رجب ۱۳۶۸ھ | ۲۰ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۳


## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

## عرب فوج بیت المقدس کے پرانے حصہ پر قابض ہو گئی

### پچاس ہزار یہودی فوج فیصلہ کن مقابلہ کیلئے میدان میں آ گئی

بیت المقدس ۱۹ مئی۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شرق اردن کی فوج نے بیت المقدس کے پرانے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ تیرہ سو یہودی بے قاعدہ طور پر مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن آخر وہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے۔ جب شرق اردن کی فوج فاتحانہ طور پر داخل ہوئی۔ تو مقامی عرب آبادی نے اس کا پرجوش استقبال کیا۔

شمال مغرب میں عرب فوجیں تل عویو سے بالکل قریب پہونچ گئی ہیں۔ مغرب میں سعودی فوج بھی مصری فوج سے آملی ہے۔ اور وہ تل عویو سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر لڑ رہی ہیں۔ غازہ کی بندرگاہ پر عرب فوج قابض ہو گئی ہے۔ شامی فوج نے ایک یہودی طیارہ کو مار گرایا ہے۔ یوگوسلاویہ نے یہودی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں نے اپنی حکومت کی سرحدوں پر آکر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ پچاس ہزار یہودی فوج جدید طرز کے جنگی ہتھیاروں سے لیس ہو کر ساحلی میدان میں جمع ہو رہی ہے۔ اور فیصلہ کن لڑائی کی تیاری کر رہی ہے۔ آج عرب طیاروں نے یہودی دار الحکومت تل عویو پر پانچ بار بم باری کی۔ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا اور شام کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ہم آخری دم تک لڑنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

### ہندوستان یہودی حکومت کو تسلیم نہیں کریگا

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند فلسطین کی اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کا یہ رویہ اس پالیسی کے عین مطابق ہے۔ جو ہندوستان کے وفد نے یو۔ این۔ او میں مسئلہ فلسطین کے متعلق اختیار کی تھی۔

### مغربی اضلاع کی خشک زمین میں بہترین فصلیں

لاہور ۱۸ مئی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کے مغربی اضلاع کی خشک زمینوں میں امسال بہترین فصلیں ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ وہ بارش ہے جو گزشتہ موسم سرما میں ہوئی ہے۔ البتہ ضلع میانوالی کی تحصیل عیسےٰ خیل میں ژالہ باری سے فصلوں کو کچھ نقصان ہوا تھا۔ باقی علاقوں میں پیداوار خاصی تسلی بخش ہے۔ پیداوار کے علاوہ سرمائی بارشوں نے سرسبز گھاس کے میدان پیدا کر دیئے ہیں۔ گزشتہ چند مہینوں میں موافق موسم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محکمہ زراعت کے عملہ نے ہزاروں جنگلی بیریوں کو پیوند لگانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سے دیہاتی علاقوں میں اچھے بیر مہیا ہونے لگ گئے ہیں۔

## کشمیر میں ہندوستانی فوج کو شدید جانی نقصان

تراڑکھل ۱۹ مئی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے۔ کہ اوڑی کے محاذ پر ہندوستانی فوج سے زبردست مقابلہ ہوا۔ بالآخر دشمن کو شدید جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ جب ہندوستانی گشتی دستے کو آزاد فوج نے گھیر لیا تھا۔ اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن ان میں سے اکثر کو مار ڈالا گیا۔ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج نے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن ہماری فوج نے اسے شدید جانی نقصان پہنچا کر پیچھے دھکیل دیا۔

### آزاد کشمیر کا ہائی کورٹ

تراڑکھل ۱۹ مئی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے آزاد علاقہ میں ایک ہائی کورٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خان بہادر شیخ عبد الحمید اس ہائی کورٹ کے پہلے جج مقرر کئے گئے ہیں۔

### پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان پارلیمنٹ میں سردار عبد الرب نشتر وزیر مواصلات نے بتایا کہ سوائے ہندوستان جانے والی ٹرینوں کے بعد باقی وہ تمام گاڑیاں اب باقاعدہ چل رہی ہیں۔ جو تقسیم سے قبل پاکستان کے رقبہ میں چلتی تھیں۔ اگر کوئلہ کی حالت تسلی بخش رہی۔ اور پبلک نے مطالبہ کیا تو مزید گاڑیاں بھی چلائی جائینگی آج کے اجلاس میں ملک فیروز خان نون نے ایک مسودہ قانون پیش کیا جسکا مقصد یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کے ذریعہ چندہ جمع کرنے اور خرچ کرنے کے متعلق قواعد وضع کئے جائیں۔

## حکومت ہند اور پاکستان سے جانیوالے مسلمان

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ انڈین یونین نے ایک اعلان کے ذریعہ حکومت پاکستان کو مطلع کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی غیر محدود تعداد کو پاکستان سے ہندوستان آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اعلان میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جلد ہی دونوں حکومتوں کی ایک کانفرنس میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ پناہ گزینوں کو ایسے طریق سے ایک حکومت سے دوسری حکومت میں بھیجا جائے۔ جس سے دونوں حکومتیں مطمئن ہو جائیں۔

### فلسطین کے متعلق سکیورٹی کونسل کا نیا شغل

لیک سکسیس ۱۹ مئی۔ کل رات سکیورٹی کونسل نے فلسطین کے متعلق ایک سوال نامہ تیار کیا۔ جس میں عربوں اور یہودیوں سے پوچھا گیا ہے۔ کہ وہ کس ارادے اور مقصد سے لڑ رہے ہیں۔

### سوتی کپڑے کی درآمد کی اطلاع

لاہور ۱۸ مئی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع لاہور میں سوتی کپڑے کی تمام درآمد کے متعلق سول سپلائیز افسر لاہور کو مال پہونچنے کے لیے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر اطلاع دے دینی چاہیئے۔ اس کے بعد مال چھڑانے کی اجازت حاصل ہو سکے گی۔ باہر سے آنے والا سوتی کپڑا راشننگ سکیم کے ماتحت ہے۔ اور اس کی فروخت صرف مصدقہ ڈیپو ہولڈر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خاص اختیار نامہ رکھنے والا کوئی اور شخص کر سکتا ہے


قرآن مجید مترجم مع تفسیری نوٹ ہدیہ بارہ روپے ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ جودھا مل بلڈنگ لاہور



ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

پرنٹر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

# مغربی تاجر کی جادوگری

(از مکرم جناب ملک مولا بخش صاحب پنشنر)

آج کل پروپیگنڈا اور اشتہار بازی کا زمانہ ہے یہ پروپیگنڈا ضروری نہیں کہ سچا ہی ہو۔ جھوٹے پروپیگنڈا اور لفاظی سے کبھی نہ صرف چھوٹی سی بات کو بڑا بنا کر کے دکھلایا جاتا ہے۔ بلکہ ایسے امور میں بھی جو حقیقت سے بالکل معرا ہوں۔ خاص اہمیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ دنیا مدت سے چلی آتی ہے۔ مرد عورت اس میں رہتے رہے ہیں۔ ان میں تندرستی اور خوبصورتی بھی ہمیشہ رہی ہے۔ اور یہ اچھی چیزیں ہیں۔ ان کا زیادہ تر مدار انسان کے اُس طریق زندگی سے ہے۔ جو صحت بخش اصولوں کے ماتحت بسر کی جاوے۔ اس سے حقیقی خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ مناسب غذاؤں کا کھانا۔ مناسب محنت اور ورزش اختیار کرنا جس سے وہ غذا ئیں صحیح طور پر ہضم ہو کر جزو بدن بنتی رہیں۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے مگر تہذیب جدید نے انسان کی خوراک اور اس کے طریق رہائش میں ایسی غیر طبعی دست درازی کی ہے۔ کہ صحیح اور درست طور پر غذا کا ہضم ہو کر جزو بدن بننا ایک قصہ پارینہ ہو کر رہ گیا ہے۔ جہاں صحت پر اثر پڑا وہاں انسان کے چہرے کی رونق اور خوبصورتی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ میں نے اوپر کہا ہے کہ خوبصورتی اچھی چیز ہے۔ مگر وہی خوبصورتی جو صحت بدن اور روح کا نتیجہ ہے۔ نئی تہذیب نے جہاں صحت عامہ کو خراب کرنے والے کئی امور جدید زندگی میں بطور ایک ضروری جزو کے داخل کر دیئے ہیں۔ وہاں خوبصورتی کو جو دراصل صحت کی ایک علامت تھی۔ ایک مستقل اور اہم حیثیت دیدی ہے۔ اور اس کی تعریف کے پُل باندھ کر طبقہ نسواں کو بالخصوص مسحور کر دکھا ہے۔ مغربی تاجر کی جادوگری کا یہ بھی ایک کرشمہ ہے۔ جس کے ذریعہ انسانوں کو اس حد تک مرعوب کر لیا جاتا ہے۔ کہ پھر جو وہ کہیں اُسی کو درست سمجھا جاتا ہے۔ اور محنت کی کمائی کا روپیہ جس کا استعمال اس سے زیادہ بہتر امور پر کیا جا سکتا ہے۔ جس کا تعلق خود اپنے نفس کی اصلاح یا تربیت و تعلیم اولاد سے ہو۔ اندھا دھند خود غرض تاجر کے صندوق کی طرف خود بخود کھچا چلا جاتا ہے

اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ کہ اگر کوئی عورت خوبصورت نہیں ہے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے۔ اگر اس کی جلد گلاب کے پھول کی طرح صاف اور نرم اور خوبصورت نہیں۔ اگر اس کے ہاتھ نرم نہیں۔ اگر اس کی آنکھیں خوبصورت اور چمکدار نہیں ہیں تو ان خرابیوں کی وہ خود ذمہ دار ہے۔ یہ اس لئے کہ ان خرابیوں کو دور کرنے اور ان خوبیوں کو پیدا کرنے کے سامان موجود ہیں۔ اور اگر وہ جان بوجھ کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتی تو پھر گناہ کس کا نہیں تو کس کا ہے پھر لکھتے ہیں۔ وہ اسباب کیا ہیں۔ وہ ہمارے کارخانہ کے بنے ہوئے چہرے کے روغن۔ پوڈر کریم۔ لپ سٹک اور عرقیات۔ یہ کسی قدر مہنگے ضرور ہیں۔ مگر اچھی چیز سستی نہیں مل سکتی۔ "مہنگا روئے ایک بار سستا روئے بار بار"۔ ان سے کھوئی ہوئی خوبصورتی واپس لائی جا سکتی ہے۔ اور نہ صرف بحال رکھی جا سکتی ہے۔ بلکہ بڑھائی جا سکتی ہے۔

اس سے کسی حد تک مردوں میں بھی اور بالخصوص طبقہ نسواں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جب خوبصورتی اس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ تو اس کو حاصل نہ کرنا کفران نعمت ہے۔ نہ صرف عورتیں بلکہ مرد بھی دوڑ دوڑ کر ان چیزوں کو اپنی مستورات کے لئے خریدتے ہیں۔ بلکہ خود بھی کم و بیش استعمال کرتے ہیں۔

افسوس ہے کہ اس وقت میرے پاس ہندوستان اور پاکستان کے سے غریب ملکوں کے متعلق اعداد شمار نہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس غریب ملک کی کمائی کا کروڑوں روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے سوداگروں کی ان اپیلوں کا امریکہ کی عورتوں پر کیا اثر ہوا۔ اس کا کسی قدر ذیل کے اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور اس ملک کے اخراجات کا اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ یہ جنگ سے پہلے کے اعداد ہیں۔ اور اب تو شاید ان میں اور اضافہ ہو گیا ہو گا۔ ایک سال میں امریکہ کی عورتوں نے چہرے کی زینت کے مرکبات پر چالیس کروڑ ڈالر خرچ کیا۔ ڈالر کی قیمت تو اس وقت بڑھی ہوئی ہے۔ مگر عام حالات میں یہ تقریباً ڈیڑھ ارب روپیہ بنتا ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بعض کے وزن کے اعداد بھی کچھ کم محیر العقول نہیں

خوبصورتی کے لئے کریم ۵۲۰۰۰ ٹن سالانہ

مختلف قسم کے عرق ۲۷۰۰۰ ٹن 〃 〃

صابن ۲۰۰۰۰ ٹن 〃 〃 〃

ان اعداد اور اس قدر کثیر خرچ سے متاثر ہو کر امریکہ کے ایک صاحب دل اور صاحب علم شخص نے تحقیقات کی۔ اور بہت سے ایسے ڈاکٹروں سے مشورہ لیا۔ جو جلد کی امراض میں ماہر خصوصی تھے۔ اور اس قسم کے بہت سے مرکبات کا لیبارٹری میں کیمیائی امتحان وغیرہ کرایا۔ جو نتائج اس کی تحقیقات کے ہیں۔ ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے وہ لکھتا ہے۔ کہ جو خوبیاں اشتہار دہندگان ان مرکبات کے جلد کی صحت کے لئے مفید ہونے کی بیان کرتے ہیں۔ ان میں صداقت ایک امر موہوم ہے یہ سچ ہے کہ ان میں سے اکثر بے ضرر اشیاء ہیں۔ مگر ان کی قیمتیں بہت زیادہ لگائی گئی ہیں اور باستثنائے چند ان مجوزہ خوبیوں سے بالکل معرا ہیں۔ جو اُن میں بیان کی جاتی ہیں۔ اشتہار باز کہتے ہیں۔ کہ عورت کے جسم میں جو مسام ہیں۔ اُن کو اس طرح خوراک اور تیل دینا ضروری ہے جیسے کسی مشین کو اور ہمارا تیار کردہ مرکب تو اس کام کو اس خوبی سے کرتا ہے۔ کہ گویا ایک نہایت باریک سوراخ والی تیل کی کپی کے ذریعہ سے ان میں تیل دیا جا رہا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جلد کو خارجی ذریعہ سے خوراک نہیں پہنچائی جا سکتی۔ اگر جلد میں واقعی کچھ نقص پیدا ہو گیا ہے تو اس کا علاج اندرونی طور پر مناسب غذا یا دوا کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ ایسی خرابی کی موجودگی محض کسی اندرونی خرابی کی علامت ہے۔ اور یہ سینکڑوں قسم کی کریمیں اور دیگر مرکبات ان میں کوئی صحیح تغیر پیدا کرنے کی قابلیت بالکل نہیں رکھتیں۔ نیویارک یونیورسٹی کے ڈاکٹر (Howard Fosd ) ہوورڈ فاگس کہتے ہیں۔ ان اشتہار دینے والوں نے اس بات کو بہت آسمان پر چڑھا یا ہے کہ جلد میں مساموں کے سوراخ ہیں۔ جو اس طرح بند ہوتے ہیں۔ اور کھلتے ہیں۔ جیسے کوئی مچھلی اپنا منہ کھولتی ہے۔ اور بند کرتی ہے۔ اور ان سوراخوں کو تنگ کرنے کے لئے یہ مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس امر میں قطعا کوئی صداقت نہیں کہ یہ مسام بند ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ان چیزوں پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ مگر جو نفع عورتیں سمجھتی ہیں۔ کہ وہ ان سے حاصل کرتی ہیں وہ نہیں ہوتا۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ جس طرح ایک اونچی ایڑی کی جوتی پہننے یا ایک خاص قسم کی اوڑھنی استعمال کرنے سے اُن کی روح کو ایک ذہنی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ وہ ان ذرائع سے بھی مل جاتی ہے۔ یہ بجائے خود ایک چیز ہے۔ مگر اس کی قیمت بہت بھاری اور غیر معمولی ادا کرنی پڑتی ہے۔

پھر ان کی مختلف اقسام پر بحث کی ہے ان کے مختلف نمونے مختلف قیمتوں کے اور مختلف کمپنیوں کے بنائے ہوئے حاصل کئے گئے۔ اور ان کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا گیا۔ ایک عورت کے سنگار دان کی زیادہ اہم چیز فیس پوڈر (چہرے کا پوڈر) ہے۔ جو آسانی سے زیادہ جگہ پر پھیلایا جا سکے۔ اور بدن سے لگا رہے اور آسانی سے نمی کو جذب نہ کرے۔ یہ پاؤڈر ۱۸ سینٹ سے لیکر ۱۷ سینٹ فی اونس کی قیمت کے لئے گئے۔ عملاً ان میں چنداں فرق نہ تھا۔ بلکہ اوصاف بالا کے لحاظ سے ایک درمیانی قسم کا بہترین ثابت ہوا۔ جس کی قیمت ۷ ہم سینٹ تھی۔ اسی طرح چار قسم کی کریم کا امتحان کیا گیا۔ کیمیائی طریق سے سب یکساں ثابت ہوئیں گو خوشبو مختلف تھی۔ مگر قیمتیں دو سینٹ سے ۵۸ سینٹ فی اونس تک تھیں۔ اسی طرح lip Stick لپ سٹک کا بھی امتحان کیا گیا۔ جن کی قیمت ایک ڈالر سے لے کر دس ڈالر فی اونس تک تھی۔ مگر ایک ڈالر والی اچھی ثابت ہوئی۔ جو سیال مائی مرکبات جلد کی خوبصورتی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اگرچہ چھبیس چھبیس ڈالر فی اونس کے حساب سے خریدے گئے۔ مگر ان میں تھوڑی سی الکحل اور پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہاں رنگ اور خوشبو مختلف تھے۔ اور خوبصورت شیشوں میں بند تھے۔ یہ خوبیاں ان چیزوں کی ظاہری نمائش کے لحاظ سے بیان کی گئی ہیں۔ اور ان تجربات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ خیال صحیح نہیں کہ جس قدر چیز کی قیمت زیادہ ہو۔ اس قدر وہ اچھی بھی ہوتی ہے۔ بلکہ قیمتوں کا تعلق نمائش اور پروپیگنڈا سے ہے۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر امریکہ کی عورتیں اس قدر روپیہ ان چیزوں پر خرچ کرتی بھی ہیں۔ تو ہمارے ملک کی عورتوں کو اُن کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ اُس کا سارا خرچ کیا ہوا روپیہ اُن کے ملک میں ہی رہتا ہے اور وہاں روپیہ کی فراوانی بھی ہے۔ مگر ہمارا روپیہ جو پہلے ہی تھوڑا ہے۔ باہر چلا جاتا ہے۔

---

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ

# ریاست حیدرآباد سے بے انصافی

ایسوسی ایٹڈ پریس انڈیا کی خبر ہے۔ کہ سید قاسم رضوی انجمن اتحاد المسلمین حیدرآباد کے لیڈر نے گذشتہ جمعہ کے روز ایک مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ریاست حیدرآباد میں ذمہ دار حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ میں سٹیٹ کانگرس والوں کو جو اس خیال میں ہیں کہ انڈین یونین ان کی حمایت کرے گی۔ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ سخت مایوس ہوں گے"

اس سے آپ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انڈین یونین کسی اخلاقی وجہ سے ریاست حیدرآباد میں دخل اندازی نہیں کرے گی۔ بلکہ جیسا کہ اپنی تقریر میں آگے چلکر آپ نے بتایا آپ کا مطلب یہ ہے کہ "انڈین یونین اگر ریاست کے خلاف معاندانہ اقدام کرے گی۔ تو ریاست اس کا مؤثر جواب دیگی مثلاً اگر وہ ریاست کی ناکہ بندی کرے گی۔ تو ریاست بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیگی۔ وغیرہ وغیرہ"

یہ باتیں سید قاسم رضوی کو کیوں کہنی پڑیں۔ اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ انڈین یونین واقعی ریاست کو طاقت کے بل اپنے ساتھ الحاق کرنے کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر یہ بات نہیں ہے کہ آیا ہند یونین ریاست کو مجبور کرنے کی طاقت رکھتی ہے یا نہیں۔ بلکہ اس بارے میں دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں کیونکہ یہ ہر فرد بشر جانتا ہے کہ انڈین یونین کے ذرائع ریاست سے بہت زیادہ وسیع ہیں۔ اس کی طاقت مسلمہ طور پر ہر لحاظ سے زیادہ ہے۔ اول تو ریاست انڈین علاقے سے چاروں طرف سے گھری ہوئی ہے اور اس کی ناکہ بندی بہت آسان ہے۔ دوسرے انڈین یونین کی فوجی طاقت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور اس کے پاس روپیہ بھی زیادہ ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ سامان حرب مہیا کر سکتی ہے۔ طاقت کے لحاظ سے ریاست کو انڈین یونین سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر جو بات ہے وہ یہ ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد اور انڈین یونین کے درمیان جو جھگڑا ہے وہ کس کا برپا کیا ہوا ہے؟ آیا ریاست نے یہ جھگڑا دیدہ دانستہ اٹھایا ہے۔ یا یہ جھگڑا اس پر ٹھونسا جا رہا ہے۔ اگر ہم دونوں حکومتوں کی متناسب طاقتوں اور پوزیشنوں کا مطالعہ کریں گے تو ذرا سے غور سے ہر عقل کا آدمی فوراً اتنی بات سمجھ سکتا ہے۔ کہ ریاست کو یہ جھگڑا اٹھانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ایک کمزور حکومت دیدہ دانستہ ایک اپنے سے کئی گنا طاقتور حکومت سے خواہ مخواہ الجھنے کی کوشش کرے۔ ورنہ یہ تو وہی بات ہوگی۔ کہ "آ بھینس مجھے مار"۔

کل تک انڈین یونین کا علاقہ براہ راست برطانیہ کے زیر نگین تھا۔ مگر برطانیہ اور ریاست کے تعلقات معاہدات کی بنا پر تھے۔ جو برطانوی حکومت کے ساتھ ہی وابستہ تھے۔ انڈین یونین برطانوی علاقہ کے صرف اس حصہ ملک میں برطانیہ کی جانشین ہے۔ جو اعلان آزادی کی شرائط کے مطابق اسکو ملا ہے۔ اس اعلان کی رو سے ریاستوں کو معاہدات سے آزاد کر دیا گیا۔ اور ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جس نو آبادی سے چاہیں اپنا الحاق کر لیں اور چاہے تو کسی سے نہ کریں یہ اعلان آزادی ایک مقدس عہد نامہ پر منحصر تھا۔ جو برطانیہ پنڈت جواہر لال نہرو قائد اعظم محمد علی جناح اور سردار بلدیو سنگھ کے درمیان ہوا تھا۔ اس لئے انڈین یونین اس عہد نامہ کی اسی طرح پابند ہے۔ جس طرح برطانیہ یا پاکستان پابند ہیں لیکن افسوس ہے کہ انڈین یونین نے اس مقدس عہد نامہ کی شرائط کو کئی دوسرے معاملات کی طرح ریاستوں کے معاملہ میں بھی نہایت خود غرضانہ انداز سے بالکل فراموش کر دیا ہوا ہے۔

اگر ریاست حیدرآباد ہند اور پاکستان دونوں میں سے کسی کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہتی۔ تو ظاہر ہے کہ اعلان آزادی کی روشنی میں وہ ایسا کرنے کی کلی طور پر مجاز ہے۔ اور کسی نو آبادی کا قانوناً اور انصافاً یہ حق نہیں ہے کہ اپنے ساتھ الحاق کے لئے اس کو مجبور کرے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ انڈین یونین سے ریاست کا الحاق دونوں کے لئے مفید ہے۔ بلکہ یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ انڈین یونین بعض سیاسی وجوہات سے ریاست کا الحاق ضروری سمجھتی ہے۔ تو اس سے انڈین یونین کو کسی طرح یہ حق پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس کو الحاق کے لئے مجبور کرے۔ سوا ایک حق کے اور وہ حق زبردستی کا حق ہے۔ یعنی چونکہ انڈین یونین ریاست سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسلئے وہ اس کو "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے اصول کے مطابق مجبور کر سکتی ہے۔

اگر انڈین یونین کی یہ پوزیشن نہ ہو۔ تو حیدرآباد اور اس میں کوئی وجہ نزاع نہیں رہتی۔ اس سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ جھگڑا کون پیدا کر رہا ہے۔ اور سید قاسم رضوی کو ایسی تقریر کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے۔ انڈین یونین اور حیدرآباد کی طاقتوں کا تناسب خود اس حقیقت کو عیاں کر رہا ہے کہ انڈین یونین جو بات قانوناً اور انصافاً نہیں منوا سکتی۔ اس کو داب ناجائز سے منوانا چاہتی ہے۔ اور جو الزامات وہ اس پر لگاتی ہے۔ سوائے "خوئے بدرا بہانہ بسیار" کے کچھ وقعت نہیں رکھتے۔

## سید مودودی کے متعلق انجام کی خبر

اخبار "انجام" کے حوالہ سے معاصر انقلاب نے کراچی کی ایک خبر شائع کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے سید مودودی کی سرگرمیوں کے خلاف اقدام لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ گذشتہ دنوں حکومت پاکستان کے ایک اہم ترین محکمہ کے چند ملازمین نے جو اسلامی جماعت کے پیرو ہیں یہ مطالبہ کیا کہ تمام انگریزوں کو محکمے سے نکال دیا جائے۔ انگریزی کی جگہ اردو رائج کی جائے اور محکمہ کا نظم ونسق خالص اسلامی طریق پر چلایا جائے۔ اس واقعہ نے حکومت کی توجہ مولینا مودودی کی جانب مبذول کروائی اور اب ان کے اور ان کی جماعت کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ "یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہوگی"۔ لیکن اس خبر کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ "یہ خبر کسی ہمدم نے اڑائی ہوگی" کیونکہ آگے جا کر نامہ نگار لکھتا ہے "واضح ہو کہ مولینا مودودی حکومت الہیہ کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے جماعت اسلامی کی تاسیس کی ہے جس کے پیروؤں کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے وغیرہ وغیرہ"

یہ خبر ہمیں اس عورت کی یاد دلاتی ہے۔ جس نے اپنی نئی انگوٹھی لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے گھر کو آگ لگا دی تھی

اس خبر کے غلط ہونے کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ مولینا کے خیال میں کوئی حکومت اس وقت ایسی نہیں ہے۔ جس کی ملازمت اختیار کرنا مسلمان کے لئے حرام نہیں۔ اس لئے آپ کی جماعت کا کوئی فرد پاکستان کے کسی محکمہ کا ملازم ہو ہی نہیں سکتا۔

آپ اس بارے میں اس قدر نازک خیال واقع ہوئے ہیں۔ کہ پچھلے انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دینا بھی آپ نے حرام قرار دیا تھا۔ اب بھلا آپ کی جماعت کے افراد اسی مسلم لیگ کی حکومت کے کسی محکمہ میں کس طرح ملازمت اختیار کر سکتے ہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ "لم تقولون ما لا تفعلون" کی زد میں آتے ہوں۔ پھر جس حکومت کے کسی محکمہ میں ملازمت اختیار کرنا۔ اور جو پارٹی اس وقت برسر حکومت ہے۔ اس کے حق میں ووٹ دینا بھی جس کے نزدیک حرام ہو وہ اس حکومت اور پارٹی سے وہ مطالبات کسطرح کر سکتے ہیں۔ جس کا ذکر اس خبر میں کیا گیا ہے۔ اسلئے جب یہ ممکن ہی نہیں۔ تو ظاہر ہے کہ یہ خبر ہی سرے سے غلط ہے۔ حکومت کے لئے ان کے خلاف اقدام لینے کی کوئی وجہ ہی موجود نہیں۔ ہمارے خیال میں خبر بنانے والے کو صحیح طور پر خبر بنانے کا فن ہی نہیں آتا ورنہ وہ اپنی خام خیالی کا اس طرح اظہار نہ کرتا۔

## اغوا شدہ عورتیں

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کا معاملہ ایک ایسا معاملہ تھا۔ جس کے لئے دونوں پنجابوں کو زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ اس کام میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی جتنی ہونی چاہیئے تھی۔ جہاں تک ہم نے اس معاملہ کے متعلق خبروں کی چھان بین کی ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پنجاب خاص کر وہاں کی ریاستوں میں یہ کام بالکل رک گیا ہے۔ چنانچہ اسبارہ میں ایک تازہ خبر تو یہ ہے کہ ایک سکھ نے ضلع انبالہ میں چوہدری محمد صدیق ضلع لائزن افسر کو اسلئے کرپان سے زخمی کر دیا کہ آپ ایک مسلم عورت کو ایک گاؤں سے لانے کے لئے گئے تھے۔ اور وہاں جھگڑا ہو گیا۔ دوسری خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست پٹیالہ میں گذشتہ پیر سے محترمہ ممتاز طوسی اور محترمہ امینہ قریشی نے اس لئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ کہ ریاست کے حکام نے مسلم اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی میں رکاوٹیں ڈالنے کی سازش کر رکھی ہے۔ بھرت پور۔ الور اور کپورتھلہ کی ریاستوں کی خاتون لائزن افسروں نے تو مایوس ہو کر کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ یہ صورت حال نہایت ہی افسوسناک ہے مشرقی پنجاب کی حکومت کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں بہت زیادہ توجہ دے اور ان احکام کے خلاف سختی سے کارروائی کرے۔ جو اس کام میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جامعہ احمدیہ احمد نگر میں

## جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی تشریف آوری

حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جماعت کے جن بزرگوں کو قید و بند کے مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے ایک نمایاں شخصیت ہمارے محترم بزرگ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بھی تھے۔ آپ سات ماہ کے قریب گورداسپور اور جالندھر جیل میں قید رہے ہیں۔ اور اب رہا ہونے بعد آپ اپنے بھائی سید محمود اللہ شاہ صاحب کے ہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔

جہاں ہر احمدی خصوصاً جامعہ احمدیہ کے طالب علموں کو جماعت کی اس معزز اور نمایاں شخصیت سے عقیدت تھی۔ وہاں جناب شاہ صاحب کو بھی جامعہ اور اس کے اساتذہ و طلباء سے جو محبت ہے۔ وہ کوئی محتاج بیان نہیں اس عقیدت و محبت کے نتیجہ میں جناب شاہ صاحب جامعہ احمدیہ میں ۲ رمئی۔ الوار کو تشریف لائے۔

آپ کے اعزاز میں طلبہ و اساتذہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے زیر صدارت جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب پرنسپل صاحب نے مقامی حضرات سے آپ کی شخصیت کا تعارف کراتے ہوئے آپ سے درخواست کی کہ آپ احباب سے خطاب فرمائیں۔ جناب شاہ صاحب نے اپنی تقریر سورہ بنی اسرائیل کی ابتدائی تین آیات سے شروع کیا۔ آپ نے اپنی قید سے پہلے قادیان کی موجودگی کے حالات بھی کسی حد تک بتائے کہ کس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفۃ المسیح الثانی نے ان واقعات کے متعلق پہلے سے ہی ہم لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا۔ اور احتیاطی اقدام کے سلسلہ میں کافی مقدار میں گندم بھی خرید کر لی گئی۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ میں حیران تھا۔ کہ اتنی گندم کیوں خریدی جا رہی ہے آخر اس کا مصرف کیا ہو گا۔ لیکن حالات نے بعد میں ثابت کر دیا۔ کہ اس ہستی کا یہ کہنا بے فائدہ اور حکمت سے خالی نہ تھا۔ جیسے خدا نے کہا ہے کہ وہ سخت ذہین اور فہیم ہو گا۔

نیز آپ نے ان مظالم کا بھی ذکر کیا۔ جو سکھوں کی طرف سے مسلمان معصوم بچوں۔ عورتوں اور مردوں پر روا کئے گئے۔ اور ایسی حالت کا نقشہ بھی کھینچا کہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں بے کس و بے بس مسلمان قادیان میں آ گئے۔ آپ نے کہا ۱۳ ر ستمبر تک جس تعداد کا مجھے علم ہوا تھا وہ ۶۰ ہزار کی تھی اور ۱۳ ر ستمبر کے بعد چونکہ آپ قید ہو چکے تھے۔ لہذا آپ کو بعد کی معین تعداد کا علم نہ ہو سکا۔ لیکن اس سے کئی گنا مسلمان قادیان میں آنے پر مجبور ہوئے۔

چنانچہ وہ لاکھوں روپیہ کی گندم ان بیچارے مسلمانوں کے کام آئی۔ اگر وہ گندم نہ ہوتی تو یقیناً وہاں ہزاروں جانیں محض بھوک سے ہی تلف ہو جاتیں۔

آپ نے اپنی ان متعدد خوابوں کا ذکر کیا جو آپ نے ۱۹۴۷ء اور قید ہونے سے کچھ عرصہ پیشتر دیکھی تھی۔ جس میں آپ کی قید اور ان ایام حائلہ کی طرف اشارہ تھا۔ آپ نے اپنی اس قید کا بھی ذکر کیا۔ جو انگریزوں کے خلاف ترکوں کی طرف سے لڑنے پر جنگ عظیم میں آپ کو جھیلنی پڑی۔

آپ نے وعدہ فرمایا کہ جلد ہی وہ ایک کتاب "میری قید و بند" کے نام سے لکھ رہے ہیں جس میں وہ اپنی ان ہر دو قیدوں کے متعلق مفصل حالات لکھیں گے۔

آپ نے اپنی ان مبشر خوابوں کا بھی ذکر کیا کہ جو موجودہ قید کے دوران میں دکھائی گئیں اور جو بعد میں بجائے خود احمدیت کی تبلیغ ثابت ہوئیں۔

آپ نے مختصراً ان مصائب کا تذکرہ بھی کیا جو جیل کے افسران یا دیگر سکھ قیدیوں کی طرف سے مسلمانوں پر توڑے جاتے تھے نیز آپ نے جن ممکن طریقوں سے ان کا ازالہ فرمایا۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کو ان مصائب سے چھڑوایا۔ ان کا بھی مختصر تذکرہ کیا۔

آخر میں شاہ صاحب نے امام کی برکات کے متعلق دوستوں کو مفید خطاب کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا شکریہ ادا کیا۔ جو ان حضرات کی غیر موجودگی میں ان کے اہل و عیال کا خیال رکھتے رہے۔ لہذا ان لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ **

** محترم شاہ صاحب کے بعد جناب پرنسپل صاحب نے دوبارہ محترم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے اپنی ایمان پرور۔ روح افزا تقریر سے طلبہ اور اساتذہ کو نوازا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد شفیع اشرف سکرٹری کالاشاعت جامعہ احمدیہ (احمد نگر)

# انکوائری کمیشن گولڈ کوسٹ میں

مکرم بشارت احمد صاحب امروہی گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ

حالیہ فسادات گولڈ کوسٹ کی تحقیق کے لئے ولایت سے ایک انکوائری کمیشن بلایا گیا ہے۔ جو اس امر کی تحقیق کر رہا ہے۔ کہ ان فسادات کے ذمہ وار کون لوگ ہیں حکومت نے اس ملک کے سیاسی چھ لیڈروں پر الزام لگایا ہے بلکہ یہ لوگ آج تک گورنمنٹ کی زیر حراست رہے ہیں اور محض مقدمہ کی غرض سے یہ تحریر لکھ کر کہ اس دوران میں کسی پبلک جلسہ میں حصہ نہیں لیں گے۔ وقتی طور پر رہا کئے گئے ہیں کمیشن نے پہنچتے ہی ایک کمیٹی کی اور ملزموں کی رہائی کی گورنر صاحب بہادر سے درخواست کی۔ جس کو منظور کرتے ہوئے آپ نے مشروط طور پر رہا کر دیا کہ وہ کسی پبلک جلسہ میں حصہ نہ لیں تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ ملک کے اخبارات اس میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ہر ایک دلچسپی سے اس کو پڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ حال ہے کہ ایک متعصب عیسائی انسپکٹر جو ہمارے سالٹ پانڈ اسکول کے لئے آیا تو مشن کے دفتر میں اخبار کے لئے آ کر بیٹھ جاتا۔ اور اخبار پڑھنے کے بعد ہی جاتا۔ حالانکہ ہم سے اسے کچھ نفرت سی ہے۔ ہمارے مسلمان ہونے کے باعث ہم سے عناد رکھتا ہے۔

آج گواہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ پبلک کا کہنا ہے کہ گورنمنٹ نے ظالمانہ طور پر لوگوں پر گولیاں چلائی ہیں۔ اور کہ گورنر صاحب بہادر لوگوں کے خیر خواہ نہیں۔ پولیس نے جابرانہ طریق اختیار کیا ہے۔ اور اس کا لامحالہ نتیجہ وہی ہونا تھا جو ظہور میں آتا ہے۔ پبلک ان صیغوں کے بھی خلاف ہے۔ جو اس فساد کے دوران میں حکومت کی مدد کرتے رہے حالات گو نارمل ہیں۔ مگر لوگ اپنے لیڈروں کے لئے بہت جوش رکھتے ہیں اور خطرہ بھی ہے کہ اگر کمیشن نے ان کے خلاف فیصلہ دیا تو کس دیئے تو حالات پہلے سے بھی زیادہ خراب ہوں گے۔ گورنمنٹ کا کہنا ہے کہ اس ملک کے لیڈر خصوصیت سے Communism کے علمبردار کمیونزم مہلک اور زہر آلود بیماری سے متاثر ہیں اور یہی وجہ آج فتنہ و فساد اور بغاوت کی بنیاد ہے۔ تحقیقاتی مشن کے بلائے جانے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ پتہ لگایا جا سکے کہ ان لیڈروں میں سے کتنے اس خطرناک وبا سے زہر آلود ہو چکے ہیں تا اس کا سد باب کیا جا سکے۔ چنانچہ حکومت ریڈیو میں بلیٹن کے ذریعہ اس سے نقصانات بیان کرتی ہے اور خطرات سے آگاہ کرتی ہے ملک کے بعض لیڈر اس کے مقابل پر بھی آواز اٹھا رہے ہیں کہ کمیونزم مضر نہیں۔ بلکہ Times of Ghana نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ملک کا کوئی قانون شہریوں کو کمیونسٹ ہونے سے نہیں روکتا۔ یہ ایک کشمکش ہے۔ جو حکومت اور رعایا کے درمیان یہاں جاری ہے۔ خدا کرے کہ لوگوں کو اس مہلک مرض کا جلد پتہ لگ جائے۔ گورنمنٹ کا کوئی قصور ہو یا نہ ہو لیکن اس معاملہ میں وہ ضرور رعایا کی خیر خواہ ہے۔ اور اس کا ہر قدم اس خطرناک بیماری کے جراثیم ہلاک کرنے میں اٹھانا مستحسن ہے۔

# صدر انجمن کی آمد

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بڑی آمد چندہ عام یا حصہ آمد کے چندوں سے ہوتی ہے گذشتہ سال ۱۷ ہجرت سے ۱۹ ہجرت تک ان مدات کی کل آمد -/۸۷۶۹۴ روپے ہوئی تھی۔ لیکن اس سال انہی تاریخوں میں یہ آمد صرف -/۳۵۱۲ ہوئی ہے۔ جس سے خیال ہوتا ہے کہ اس مرتبہ عہدیداران جماعت جنکے ذمہ چندوں کی وصولی ہے۔ اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہیں فرما رہے۔

اس لئے تمام عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے۔ وصولی کا باقاعدہ انتظام فرمائیں اور رقوم وصول شدہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

نظارت بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شیطان اور ابلیس دو الگ الگ وجود ہیں

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب)

مسلمانوں کا رسمی عقیدہ پیدائش آدم اور ابلیس کے بارے میں اس قدر رنگین ہے اور اس طرح سے وہ ہمارے دماغوں میں گڑا ہوا ہے کہ اس کے خلاف ہمارے لئے سوچنا بہت مشکل ہے۔ ایک محقق جب بھی اس پر غور کرنے لگتا ہے تو اس کے سامنے ان رسمی عقائد کی دیوار اس طرح حائل ہو جاتی ہے کہ اس کے لئے پھاندنا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ رسمی عقائد اس قدر معروف العام ہیں کہ ان کو چنداں دہرانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ اس پر بہت اعتراض پڑتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بعض حصوں کی وضاحت کر دی کہ نہ تو آدم دنیا کا سب سے پہلا شخص تھا اور نہ ہی ابلیس فرشتہ تھا مگر اس کے باوجود اس کے بہت سے حصے وضاحت طلب ہیں اور ابھی چند دن ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے "الفضل" کے ذریعہ سے دوستوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اس امر کے اوپر روشنی ڈالیں کہ آیا نظام روحانی میں ابلیس یا شیطان کو اللہ تعالیٰ نے ایک معنوی وجود بنایا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا اصل مقصد تو یہ نہ تھا مگر بعد کے کسی حادثہ سے ایسا ہو گیا۔

اس سے قبل کہ ہم اسباب کی تہ تک پہنچ سکیں۔ اس کا حل ہونا ضروری معلوم دیتا ہے کہ آیا ابلیس اور شیطان دو مختلف وجود ہیں یا یہ ایک ہی وجود کے دو مختلف نام ہیں۔ گو اسمیں کسی کو بھی شک نہیں کہ خواہ یہ دونوں وجود مختلف ہوں۔ مگر ان کا کام اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنا ہے رسمی عقیدہ کی رو سے ایک ہی وجود کے یہ دو نام ہیں بعض کا یہ خیال ہے یہ شیطان کا صفاتی نام ہے مگر بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ شیطان کا مظہر ہے۔

قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جس کا کوئی لفظ اور کوئی حرکت بھی بغیر کسی حکمت اور وجہ کے نہیں۔ اسلئے اگر ہم قرآن کریم کی ان آیات پر غور کریں۔ جن میں کہ ابلیس یا شیطان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ یا ان کا ذکر آیا ہے تو ہمارے لئے اس بات کا حل ملنا مشکل نہیں۔ اور اس بارے میں کسی قدر مطالعہ کے بعد میں اپنے ناقص علم کے باوجود اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شیطان اور ابلیس دو مختلف وجود ہیں۔ جس کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں:-

(۱) ابلیس کو آدم کے قصّہ کے ساتھ ایک خاص تعلق اور وابستگی ہے اور یہ تعلق شیطان کو نہیں۔ سارے قرآن میں ابلیس کا لفظ گیارہ جگہ استعمال ہوا ہے۔ اس میں سے نو جگہ حضرت آدم علیہ السلام کے قصّہ میں آیا ہے اور باقی دو میں سے ایک جگہ عمومی طور پر استعمال ہوا۔ اور کسی خاص نبی اور قوم کا وہاں ذکر نہیں۔ البتہ گیارہویں جگہ سورہ سباء میں حضرت سلیمان کے ذکر کے ساتھ آیا۔ اور اس تواتر سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ ابلیس کو حضرت آدم کے ساتھ کوئی خاص تعلق ہے۔ مگر اس کے مقابل میں شیطان کا ذکر اس سے بہت زیادہ دفعہ آیا ہے مگر ایک یا دو جگہ کے سوائے۔ اس لفظ کے استعمال سے یہی پتہ لگتا ہے کہ اس کو آدم کے قصّہ کے ساتھ بالخصوصیت کوئی تعلق نہیں اور اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ یہ دونوں ایک ہی وجود کے مختلف نام ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ان الفاظ کا استعمال بغیر کسی تعیین کے ہونا چاہیئے تھا۔ جو کہ نہیں ہوا۔ اگر قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب نہ ہوتی تو ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ ان الفاظ کا ایک خاص طرح استعمال ہونا ایک حادثہ تھا۔ مگر یہ تو اس حکیم کا کلام ہے۔ جس کی ہر ایک حرکت بھی بغیر کسی وجہ کے نہ ہونی چاہیئے تھی یہ کہ بعض الفاظ کا استعمال ایک خاص تسلسل اور تواتر سے ہو۔ اور ہم ایک حادثہ قرار دیں۔

(۲) ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے سجدہ کا حکم دیا۔ مگر قرآن کریم سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سجدہ کے لئے کہا ہو۔ اگر دونوں ایک ہی وجود ہوتے تو سجدہ کا حکم اسے بھی ملنا چاہیئے تھا۔

(۳) ابیٰ واستکبر کے الفاظ خصوصیت سے ابلیس کے لئے آئے ہیں۔ مگر شیطان کے لئے سارے قرآن کریم میں یہ الفاظ استعمال نہیں ہوئے جو کہ اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ دونوں وجود مختلف ہیں۔

(۴) ابلیس کے بارے میں قرآن کہتا ہے کان من الجن ففسق عن امر ربہ کہ وہ جنوں میں سے تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ لفظ جن انسانوں پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے خصوصاً وہ لوگ مراد ہیں جو کہ عام لوگوں سے چھپے رہتے ہیں اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بڑے مخالف قوم کے لیڈر ہی ہوتے ہیں جو عام لوگوں سے علیحدہ ہی رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ فسق کا لفظ شیطان کیلئے کہیں نہیں آیا حالانکہ یہ کثرت سے انسانوں کے لئے قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔

(۵) اعوذ کا لفظ صرف شیطان کے لئے استعمال ہوا ہے۔ مگر کہیں بھی ابلیس کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ مثلاً ہم پانچوں وقت نماز میں یا قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ اس کے علاوہ سورہ حٰم سجدہ میں آیا ہے امّا ینزغنّک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ۔ علیٰ ھذا القیاس اور بہت جگہ اعوذ کا لفظ صرف شیطان کے ساتھ استعمال ہوا ہے اور اس کی مجھے ایک خاص وجہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ شیطان ایک غیر مرئی وجود ہے اور اس طرح سے نظر نہیں آسکتا۔ مگر ابلیس غیر مرئی وجود نہیں۔ اور وہ نظر آسکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کا اس قدر کھلا کھلا دشمن ہے کہ اس کے بارے میں دھوکا لگ ہی نہیں سکتا۔

(۶) قرآن کریم سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ شیطان نہ صرف اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اپنے فریب میں لے آتا ہے۔ بلکہ بعض وقت اس کی پہنچ انبیاء تک بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ایک آدمی کو مار ڈالتے ہیں۔ تو اس واقعہ کے بارے میں قرآن کریم کے الفاظ ہیں کہ ھذا من عمل الشیطٰن۔ پھر حضرت آدم کو بھی شیطان نے ہی پھسلایا چنانچہ اس بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے:- فازلّھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما مما کان فیہ (سورہ بقرہ) اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس آیت سے پہلی آیات میں ابلیس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان ہے۔ اور وہاں لفظ بھی ابلیس کا استعمال کیا گیا ہے مگر سب کچھ بیان کر کے جب پھسلانے کا ذکر آیا تو وہاں ابلیس کا نام نہیں لیا۔ بلکہ کہا فازلّھما الشیطٰن حالانکہ طبعی طور پر ابلیس کا لفظ ہی استعمال ہونا چاہیئے تھا۔ اور پھر قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں اس طرح آتا ہے اذ نادیٰ ربّہٗ انّی مسّنی الشیطٰن بنصب وعذاب۔ سب سے آخر میں میں سورۃ الحج کی وہ آیات لیتا ہوں جن میں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں مخاطب فرمایا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہ۔ اوپر کی سب آیات سے پتہ لگتا ہے کہ شیطان بعض دفعہ کس طرح نبیوں سے بھی دھوکہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے گو یہ دھوکا معمولی معمولی باتوں میں تو ہو۔ مگر بڑے اور اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے راستہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ جس کے مقابل میں قرآن سے کہیں ایسی مثالیں نہیں ملتیں۔ جن سے کہ یہ ثابت ہو کہ ابلیس نے بھی ایسا کیا ہو۔ وہ اس قدر کھلا کھلا دشمن ہے کہ وہ انبیاء اور انکے متبعین کے پاس اس طرح پہنچ نہیں سکتا۔ کہ انکو اس کے آنے کا علم نہ ہو۔

(۷) شیطان کا طریق کار جو قرآن شریف سے ثابت ہے وہ ابلیس سے بالکل مختلف ہے اور وہ الفاظ جو شیطان کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ ابلیس کے لئے استعمال نہیں ہوئے۔ جو کہ اپنی ذات میں ایک قرینہ ہے کہ یہ دونوں وجود مختلف ہیں۔ چند ایک ان میں سے ذیل میں درج ہیں۔ زیّن لھم الشیطٰن (سورۃ انعام) فانسٰہ الشیطٰن ذکر ربہ (سورۃ یوسف) ما انسٰنیہ الا الشیطٰن۔ (سورۃ یوسف) لا یصدّنّکم الشیطٰن (القی الشیطٰن فی امنیتہ (سورۃ الحج) فازلّھما الشیطٰن (سورۃ بقرہ) الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء (سورہ بقرہ) یتخبّطہ الشیطٰن (سورۃ بقرہ) یعدھم ویمنّیھم (سورہ النساء) ان کید الشیطٰن (سورہ النساء) ان سب آیات کے پڑھنے سے دل پر یہی اثر ہوتا ہے کہ شیطان سامنے آکر مقابل نہیں کرتا بلکہ حیلہ سے کام لیتا ہے۔ جس میں کہ بعض وقت وہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور سورہ النساء کی ایک آیت کا جو حصّہ اوپر درج ہے اس میں کید کا لفظ ہے جس کے معنے بھی حیلہ کے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ابلیس کا طرز عمل۔ گو اس کے بارہ میں ایک جگہ زیّن کا لفظ آیا ہے۔ مگر عمومی طور پر قرآن کریم کے الفاظ اس کے کبر اور اس کے زور اور طاقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے گروہ کو جنہیں ابلیس کہا گیا ہے یعنی ابلیس کا لشکر۔ اور پھر ابلیس کا طرز عمل نہ صرف متکبرانہ ہے بلکہ اس میں ایک تحدی اور تعلّی بھی پائی جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا جواب بھی اس کے مقابلہ میں ویسا ہی پُر زور اور پُر جلال ہے فرماتا ہے واستفزز من استطعت منھم بصوتک واجلب علیھم بخیلک ورجلک وشارکھم فی الاموال والاولاد وعدھم۔ مگر اس کے مقابلہ میں شیطان کے کلام میں

نہ ہی اشتباہ ہے اور نہ ہی اس کا انکار ثابت ہے۔ ابلیس کے لئے تو ابیٰ واستکبر فرمایا مگر شیطان کے لئے نہیں۔

(۸) ابلیس کے لئے سزا اور اللہ تعالےٰ کا عذاب تو قرآن سے ثابت ہے چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لاملئنّ جہنّم منک وممّن تبعک۔ مگر یہ سزا یا عذاب شیطان کیلئے کہیں ثابت نہیں۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر شیطان آگ میں یا دوزخ میں ڈالا بھی گیا۔ تو بھی وہ اس کیلئے سزا نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ ناری وجود ہونے کے سبب نار کا ایک حصہ ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ابلیس کے بارے میں بھی یہ آتا ہے خلقتنی من نارٍ مگر اس سے مراد جیسا کہ ہمارے مفسر بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ نہیں کہ اسے آگ سے پیدا کیا۔ درحقیقت اس سے یہ مُراد ہے کہ اسمیں ناری مادّہ موجود ہے جو کہ خود بھی جل جاتا ہے اور دوسروں کو بھی جلا کر خاکستر بنا دیتا ہے اور اسمیں وہ فرمانبرداری اور کسی خاص شکل میں ڈھل جانے کی استعداد نہیں جو کہ طینی وجود میں تھی۔ اس کے علاوہ مندرجہ بالا آیت سے یہ خود واضح ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا وجود ہے جس پر آگ کا ضرور اثر ہوگا۔ وگرنہ وہ اس رنگ کا ناری وجود ہے جس طرح کا لوگ سمجھتے ہیں تو پھر آگ میں ڈالنے سے اس کو سزا کیسی اور پھر اس کو عذاب کیسا؟

اوپر میں نے مختلف وجوہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ابلیس اور شیطان خواہ دونوں ہی ایسے وجود ہوں جن کا کام اللہ تعالےٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنا ہے ..........

..................

مگر وہ دو مختلف وجود ہیں۔ کہ ایک ہی وجود کے دو مختلف نام ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابلیس شیطان کا صفاتی نام ہے اسلئے یہ تو مانا جا سکتا ہے کہ ابلیس شیطان کا مظہر ہو مگر اس بات کے خلاف بہت قوی قرائن ہیں کہ یہ دونوں وجود ایک ہی ہوں۔

اب میں آدم کے قصے کو ایک ایسے رنگ میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے کہ ابلیس کے وجود اور باقی قصہ کے سمجھنے میں کوئی دقت ہی نہیں رہتی مگر اس سے پہلے کہ میں اپنے اصل نظریہ کو پیش کروں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر آدم کے قصہ کو ہم صرف اس آدم پر ہی چسپاں کر لیں جو کہ آج سے چھ ہزار برس پہلے پیدا ہوا تھا۔ تو ہمارے لئے سوائے ایک رنگین کہانی کے اس قصہ کی کچھ اور وقعت نہیں رہتی۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اس دُنیا میں ہدایت بھیجتا ہے اور جب بھی کوئی پیغمبر اسکی طرف سے کوئی قانون لاتا ہے تو اس وقت یہی قصّہ دہرایا جاتا ہے تو ہمیں قرآن کریم میں اس قِصّہ کو بار بار بیان کرنیکی حکمت نظر آجاتی ہے اور ایک پُرانی کہانی ہی نہیں رہ جاتی۔ جس پر کہ ہر زمانہ کے لوگوں نے ایک سے ایک بڑھ کر حاشیہ آرائیاں کیں۔ بلکہ ایک حقیقت ہمارے سامنے آجاتی ہے اور جو لوگ انبیاء اور ان کے خلفاء کا زمانہ پاتے ہیں۔ وُہ اپنی آنکھوں سے وہی سانحہ دیکھ لیتے ہیں۔ جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں چھ ہزار برس پہلے وقوع میں آیا۔ اب ایک مسلمان یا احمدی کے لئے یہ چنداں مشکل نہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے حالات کو وُہ تصور میں لا سکے اور اس معاملہ کی گہرائی اور جو اس پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ وُہ اس کے لئے ایک آن کی آن میں دُور ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ اپنے تصور میں دیکھ لیتا ہے کہ الٰہی طاقتوں یعنی ملائکۃ اللہ اور ابلیس اور جنود ابلیس کی جنگ کس طرح سے ہوئی اور ہر ایک احمدی کے لئے تو یہ ایک آنکھوں دیکھی بات رہ جاتی ہے اور کسی قصّے کہانی یا روایت کا سوال ہی نہیں رہتا۔ اور وُہ معاملات جو پہلے تصویری زبان میں بیان کئے گئے تھے جو کہ ہر شخص کے لئے ایک معمّہ تھے۔ وُہ حل ہو جاتے ہیں۔ اور یہیں یہ بھی سمجھ آجاتا ہے کہ اس واقعہ کا ذکر بار بار کیوں کیا گیا۔ وُہ اس لئے کہ یہ واقعہ نہ صرف اس آدم کو پیش آیا۔ جو کہ پہلا شارع نبی تھا۔ بلکہ ہر اس نبی کو پیش آیا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس لحاظ سے یہ واقعہ نوح کا ابراہیم کا۔ موسیٰ۔ عیسیٰ علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ہے جس طرح آدم اور دوسرے انبیاء کا ہے ہر دفعہ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے یہ کہا کہ زمین میں وُہ ایک خلیفہ بھیجنا چاہتا ہے۔ اور فرشتوں نے ہر دفعہ وہی جواب دیا جو کہ انہوں نے آدم کے زمانہ میں دیا تھا۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی ان کو وہی جواب ملا جو کہ پہلے مل چکا تھا۔ اور پھر جب وُہ شخص ہدایت لیکر دنیا میں آیا۔ تو شیطانی طاقتوں کا ظہور ابلیس کی صورت میں ہوا۔ اور ابلیس اور جنود ابلیس اور ملائکۃ اللہ کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ کیونکہ ملائکہ کو تو یہ حکم ملا تھا کہ تم آدم کو جس کو میں نے بھیجا ہے سجدہ کرو۔ یعنی ان ملائکہ کے نظام کے ماتحت جو جو طاقتیں تھیں۔ ان کو اس مقصد اور اس کام کے کرنے کیلئے لگا دیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے کروانا چاہا۔ چنانچہ سجدہ کا حکم ملتے ہی اس کائنات کی ہر چیز اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے لگ جاتی رہی۔ جسکو کہ تصویری زبان میں ملائکہ کا آدم کو سجدہ کرنا کہا گیا۔ مگر شیطان یا دوسری شیطانی طاقتیں ابلیس کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے اس نئے پروگرام کو فیل کرنے کی کوشش میں لگ جاتی رہیں یا بالفاظ دیگر انہوں نے سجدہ سے انکار کر دیا۔ اور جیسا کہ آدم کے زمانہ میں ابلیس اور جنود ابلیس اللہ تعالےٰ کے پروگرام کو لگاڑنے اور توڑنے کے لئے کھڑے ہوئے بعد میں بھی ہر آدم کے زمانہ میں ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اب جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہُوا ہو۔ تو اس کے لئے اس معاملہ کو سمجھنا کونسا مشکل ہے یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس جگہ ملائکہ کا جو لفظ آیا اس سے جہاں اصل ملائکہ اور وہ طاقتیں جو ملائکہ کے ماتحت ہیں مراد ہیں۔ وہاں فرشتہ خصلت لوگ بھی مراد ہیں۔ جو کہ جب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی پیغام آتا ہے اُسے قبول کرتے ہیں اور پھر اس پیغام حق کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ حتیّٰ کہ ان کے مال اُن کی جانیں انکی اولادیں غرض ہر پیاری سے پیاری چیز بھی اگر ان کو قربان کرنی پڑے تو اُس سے دریغ نہیں کرتے۔ مگر ابلیس اور جنود ابلیس کی کوشش اُسکے بالکل برعکس ہوتی ہے اور یہ وُہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو کہ نبی کے وقت شیطان کا مظہر ہو کر اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ کہ وہ اس مشن میں کامیاب نہ ہو۔ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ انبیاء کی وہ مخالفت جو انسان کی ظاہری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اس کا بیڑا انسان ہی اٹھاتے ہیں۔ جنکو کہ ائمۃ الکفر کہا جاتا ہے اور وہی دراصل ابلیس ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہر زمانہ کا آدم مختلف ہوتا ہے اسی طرح ہر زمانہ کا ابلیس بھی مختلف ہوتا ہے وعلیٰ ھذا القیاس حضرت آدم علیہ السلام کا ابلیس کوئی اور تھا۔ اور اسی طرح حضرت نوح حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابلیس مختلف تھے مگر ہر زمانہ کے مطابق اُس کے زمانہ کا ابلیس ہوتا رہا۔ آجکل کے زمانہ میں بھی ابلیس اور ملائکہ کی جنگ شروع ہے اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں ممد اور معاون ہوں گے وُہ تو اللہ تعالےٰ کے حضور ملائکۃ اللہ کہلائیں گے۔ مگر وہ لوگ جو ابلیس اور اس کے جنود کے ممد اور معاون ہوں گے انکا نام ذریۃ ابلیس رکھا جائیگا۔

## پچیس فیصدی یا زائد چندہ کی تحریک

گذشتہ دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔"

حضور کے ارشاد کو مخلصین جماعت نے سُنا اور اللہ تعالےٰ نے جن کو توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے اس پر لبیک کہی اور حضور کی خدمت میں اپنے وعدے پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا اور اللہ تعالےٰ سے اجر کے امیدوار ہوئے۔ لیکن اس وقت تک جتنے دوستوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے اُن کی تعداد کچھ زیادہ نہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ احباب اپنے آقا کی آواز کو گوش ہوش سے نہ سُنیں۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ داران نے اپنے فرض کو کماحقہ ادا نہیں کیا۔ ان کا فرض تھا کہ وُہ حضور کا یہ ارشاد ہر احمدی تک پہنچاتے اور اس کی اہمیت ان پر واضح کرتے اور بار بار اس کا اعلان جماعتوں میں کرتے۔ اب جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وُہ اس سلسلہ میں تواتر کے ساتھ تحریک کر کے اور دوستوں سے وعدے لے کر مرکز میں بھجوائیں۔ اس وقت تک جو وعدے آچکے ہیں۔ اُن کی فہرست عنقریب اخبار میں شائع کر دی جائے گی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھی لغرض دُعا پیش کر دی جائے گی۔

(ناظر بیت المال)

## درخواست دُعا

میرے والد محترم حافظ محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی سکول بچیکی ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور باقی احمدی دوستوں سے دعا کیلئے درخواست ہے کہ دست نمازوں میں والد صاحب محترم کو یاد رکھیں۔ (عنایت اللہ انیٹو برانچ سول سیکریٹریٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# رپورٹ جلسہ مستورات قادیان

زیر صدارت محترمہ سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ بیگم صاحبہ رتن باغ میں منعقد ہوا

تلاوت و نظم کے بعد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آٹھ ماہ کام پر تاسف کا اظہار کیا۔ اور اپنے آئندہ کام کی سالانہ سکیم پڑھ کر سنائی۔ اور فرمایا کہ ممبرات کے تعاون کے بغیر لجنہ کا کام نہیں چل سکتا۔ تعاون کی روح پیدا کریں

اس کے بعد رشیدہ خاتون حلقہ مسجد اقصیٰ نے مضمون "ہم نے قادیان کو اپنی اصلاح کر کے واپس لینا ہے" پڑھ کر سنایا۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ لاہور نے اپنی نظم "قادیان کی یاد" پڑھ کر سنائی۔

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے سورت تغابن کی تفسیر بیان کی

اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے لڑائی جھگڑا سے بچنے کی تلقین کی۔ لغو باتوں سے گریز کرنے کی تلقین کی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بیعت "کہ ایک دوسری پر اتہام نہ لگائیں گی" اور حضرت اقدس کے الفاظ بیعت عورتوں کے لئے کہ "میں حضرت

نہ بولوں گی" "اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی" کا عہد کراتے ہوئے جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد صدر صاحبہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم قادیان کا نام سنتے ہی درد محسوس کرتے ہیں۔ اور اس درد کی دوا اپنی تربیت و اصلاح کرنا ہے۔ فرمایا کہ حضرت اقدس نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ رونے اور آنسو بہانے سے کام نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا مقابلہ اپنی ہجرت سے کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ان دنوں ہمارا اہم فرض تبلیغ بھی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح ہم نااہل ثابت ہوں۔ اور یہ کہنے والوں میں سے نہ ہوں کہ "جا تو اور تیرا رب لڑے" اس صورت میں جلدی واپس قادیان جانے کی امید خطرے سے خالی نہیں۔

(نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

## ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مستورات کا جلسہ مورخہ ۲۳ مئی بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام رتن باغ میں ہوگا۔ بہنیں ٹھیک وقت پر تشریف لائیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

# تحریک جدید میں حصہ لینا آپ کیلئے کیوں ضروری ہے؟

اس لئے کہ

(۱) "تحریک جدید خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(۲) "تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے"

(۳) "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اُسی طرح مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"

(۴) تحریک جدید کے ذریعے بیرون ہند تبلیغ اسلام کا وسیع نظام چلایا جا رہا ہے۔ آپ کی چندہ دینے کی معیاد کے بعد بھی ریزرو فنڈ سے کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ ہوتی رہے گی۔ اور اس طرح آپ کے لئے قیامت تک ثواب کی صورت ہوگی۔ ایک مشن کے ذریعے اگر لاکھوں آدمی اسلام قبول کرتے ہیں۔ تو ان لاکھوں آدمیوں کے مسلمان بنانے میں آپ کا بھی حصہ ہوگا۔

پس کیا آپ ان فوائد کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے۔ اگر آپ اس وقت تک تحریک جدید میں شامل نہیں تو آج ہی سادہ کاغذ پر اپنا وعدہ ارسال فرمائیں۔ اور اگر شامل ہیں تو اپنے دوسرے بھائی کو جو شامل نہیں شمولیت کی تحریک کریں۔ کیونکہ اس کا بھی آپ کو ثواب ہے۔

(عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید)

## ضروری اطلاع

بمقدمہ شیخ فیض اللہ صاحب ولد خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب انسپکٹر مرحوم مقیم حیدرآباد سندھ بنام شیخ قدرت اللہ صاحب سب انسپکٹر محمود کوٹ ضلع ملتان و شیخ یعقوب اللہ صاحب پسران خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم و محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم دعویٰ بابت تقسیم ترکہ والد صاحب مرحوم فریق مدعا علیہ کو معمولی طریق سے پیروی مقدمہ کیلئے کامیابی نہیں ہو سکی۔ مقدمہ مذکور ۲۷ جون ۱۹۴۸ء کیلئے مقرر ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ خود یا بوقت دس بجے صبح دفتر دار القضاء رتن باغ لاہور میں اصالتاً یا وکالتاً آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ یکطرفہ سماعت کی جائیگی۔ نیز ترکہ مرحوم میں سے تا فیصلہ وہ کوئی جائداد بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ یا تبادلہ وغیرہ منتقل نہ کریں ورنہ آپ کی تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی۔

(ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

# [illegible] ایک تحقیقاتی لیکچر

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۴۸ء کو بروز اتوار بوقت مغرب "مجلس مذہب و سائنس" کے زیر اہتمام احاطہ رتن باغ میں خواجہ عبد الحمید صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

"اسلام اور مسئلہ ارتقاء"

کے موضوع پر ایک تحقیقاتی لیکچر دیں گے ۔ لیکچر کے شروع میں پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب محترم لیکچرار کا تعارف فرمائیں گے۔ اُمید ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی مجلس میں تشریف فرما ہوں گے۔ اہل ذوق صاحبان کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ شریک جلسہ ہوں۔

(عبد السلام اختر ایم اے)

## میٹرک کے طلباء کیلئے دینیات کلاس

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے حسب دستور سابق ان طلباء کیلئے جنہوں نے اس سال دسویں جماعت کا امتحان دیا ہے ایک بیس روزہ دینیات کلاس جاری کی جائے گی۔

یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۲ جون سے شروع ہو جائیگی طلباء اپنی ان رخصتوں کے ایام کو دینی مقصد کے حصول کے لئے صرف کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ موسم کے مطابق بستر، اور قرآن شریف اور کاپی پنسل وغیرہ ہمراہ لائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام دفتر کے ذمہ ہوگا جس کا اعلان دوبارہ نہیں کیا جائے گا۔ آنے والے طلبہ اپنی آمد کی تاریخ سے جلد اطلاع دیں۔ تا اس کے مناسب انتظام کرنے میں سہولت ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور)

## اساتذہ کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کو دیہاتی سکولوں کے لئے چند جے۔ وی اور ایس۔ وی یا مولوی فاضل اساتذہ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جن دوستوں کو دین کی خدمت کی تڑپ ہو وہ فوراً اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھیج دیں۔ نظارت ہذا کے پہلے کارکنوں کو ترجیح دی جائیگی۔ اور تنخواہ مبلغ ۔/۴۴ روپے ماہوار ہوگی۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)


# زیورات کی نمائش

ہم اہل پاکستان کو نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ دہلی کے مشہور چوہدری ایس محمد یونس جو کہ ایمانداری۔ صنعت کاری اور جدید ڈیزائن کے زیورات کیلئے مشہور ہیں نے اپنا بزنس لاہور میں شروع کر دیا ہے۔ اور ہم خلوص دل سے تمام حضرات کو جو زیورات خریدنا یا بنوانا چاہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہماری دکان واقع انارکلی میں تشریف لائیں اور زرگری کی بہترین دستکاری کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں

عوام کی اطلاع کے لئے ہم اپنے سرپرستوں کے نام پیش کرتے ہیں

(۱) بیگم شاہنواز صاحب ایم۔ ایل اے
(۲) بیگم میاں محمد ممتاز دولتانہ
(۳) بیگم نواب احمد یار خاں دولتانہ
(۴) بیگم چوہدری نذیر حسین صاحبہ
(۵) بیگم بشیر احمد صاحبہ پریذیڈنٹ ویمن ریلیف کمیٹی
(۶) بیگم مولوی محمد علی صاحبہ
(۷) مہر فیروز دولتانہ صاحبہ

ٹیلیفون نمبر

ایس محمد یونس جیولرز انارکلی لاہور۔ گڈ ول پبلسٹی


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## جنگ فلسطین سے امن عالم کو خطرہ

### سلامتی کونسل میں امریکی تجویز پر بحث

لیک سکسیس ۱۸ مئی۔ آج سلامتی کونسل میں امریکی نمائندے نے ایک قرارداد کی شکل میں یہ تجویز پیش کی کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں میں جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے دنیا کے امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے فلسطین کی دونوں جماعتوں اور عرب حکومتوں پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ لڑائی بند کر دیں۔ اور اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹا لیں۔ روسی نمائندے موسیو گرامیکو نے امریکی تجویز کی تائید کی۔ لیکن دوسرے ممالک کے نمائندوں نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں اپنی حکومتوں سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کل اس تجویز پر پھر بحث ہوگی۔ شامی نمائندے فارس الخوری نے کہا امریکہ اور روس ایسی تجاویز اس لئے پیش کر رہے ہیں۔ کہ تا مجلس اقوام متحدہ کو مجبور کیا جا سکے کہ وہ نام نہاد اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لے۔

## آزاد کشمیر کا فوجی دستہ فلسطین جا رہا ہے۔

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ دو روز ہوئے ایک اجتماع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر کے سربراہ چوہدری غلام عباس نے فلسطین کے بارے میں امریکی حکمت عملی کی شدید مذمت کی۔ اور فرمایا امریکہ نے خود ساختہ یہودی حکومت کو تسلیم کر کے عربوں کو دھوکہ دیا ہے۔ اور جمہوری اصولوں کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ دنیا کی ایک بڑی طاقت کے اس رویہ کی روشنی میں مسلمان بھلا کب توقع کر سکتے ہیں کہ جمعیت اقوام قضیہ کشمیر کو حل کرنے میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے گی۔ نیز آپ نے بتایا کہ باشندگان آزاد کشمیر ایک مسلح فوجی دستہ مستقبل قریب میں فلسطین بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ دستہ عرب مجاہدین کے دوش بدوش یہودیوں کے خلاف لڑے گا۔

## خان ممدوٹ پھر کراچی روانہ ہو گئے۔

لاہور ۱۸ مئی۔ مغربی پنجاب کے وزارتی بحران نے آج ایک نئی کروٹ لی۔ وزراء کے اختلافات جو دو ماہ سے چلے آرہے ہیں۔ قائداعظم کی مداخلت کے باوجود دور نہیں ہو سکے۔ خان ممدوٹ وزیراعظم مغربی پنجاب کی اچانک کراچی سے بلاوے کی وجہ سے مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس جو ۲۰ مئی کو منعقد ہونے والا تھا ۲۵ مئی تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ چار روز قبل ہی مغربی پنجاب کے وزراء کراچی سے واپس آئے تھے۔ جہاں انہیں قائداعظم نے بلایا تھا۔ جب ان سے وزارت سے علیحدہ ہو جانے کے لئے کہا گیا تو وزراء نے تمام معاملے مسلم لیگ پارٹی کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۲۰ مئی کو مسلم لیگ پارٹی کا ایک جلسہ لاہور میں طلب کیا گیا تھا۔ اگرچہ گورنر مغربی پنجاب نے وزراء کو ان کے استعفے واپس کر دیئے تھے۔ مگر وزارتی گتھی ابھی تک نہ سلجھ سکی۔ اور ہر شخص کی نظریں مسلم لیگ پارٹی کے فیصلہ پر لگی ہوئی ہیں۔ خان ممدوٹ کل عازم کراچی ہو جائیں گے۔ اب مسلم لیگ پارٹی کا جلسہ ۲۵ مئی کو منعقد ہوگا۔

## مصری طیاروں کی بمباری پر پولینڈ کے وزیر کا احتجاج

قاہرہ ۱۸ مئی۔ آج پولینڈ کے وزیراعظم نے مصر کے وزیر خارجہ سے مصری طیاروں کے پولینڈ کی عمارت پر بمباری کرنے کے خلاف سرکاری طور پر احتجاج کیا۔ یہ بمباری مصری طیاروں نے تل ابیب میں کی تھی۔ اطلاع ملی ہے کہ فلسطین کی تین دن کی جنگ میں یہ پہلا بین الاقوامی حادثہ ہے۔

## چاول کا لازمی راشن ہٹا دیا گیا۔

لاہور ۱۹ مئی۔ سیالکوٹ کے راشن بندی کے رقبہ میں چاول کا لازمی راشن ہٹا دیا گیا ہے۔ ۱۶ مئی سے وہاں گندم کا پورا کوٹہ دیا جا رہا ہے۔ ویسے چاول گندم کے ساتھ راشن کی جنس رہے گی۔ لوگ اپنی مرضی سے گندم کے کوٹے کی کچھ مقدار کی بجائے چاول خرید سکیں گے۔ مگر دونوں اجناس کی مجموعی مقدار مقررہ کوٹے سے نہیں بڑھنی چاہیئے

## ایٹومک انرجی کمیشن توڑ دیا گیا۔

لیک سکسیس ۱۹ مئی۔ اقوام متحدہ نے ایٹمی طاقت کے استعمال کو بین الاقوامی کنٹرول کے ماتحت لانے کے لئے آج سے دو سال قبل جو کمیشن مقرر کیا تھا وہ توڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ کمیشن دو سال کی مسلسل کوششوں کے باوجود بھی اس سلسلہ میں کوئی متفقہ پالیسی وضع نہیں کر سکا۔ چنانچہ اس ناکامی کے پیش نظر کمیشن نے خود کثرت آراء سے اپنی مساعی ترک کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۹ ووٹ اس کے حق میں تھے۔ اور دو مخالف۔ روس اور یوکرائن کمیشن کو بدستور قائم رکھنے کے حق میں تھے۔ روسی نمائندے موسیو گرومیکو نے امریکہ کو اس ناکامی کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا۔ سمجھوتہ کا امکان ختم نہیں ہوا ہے۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو ہم اب بھی کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

## عرب افواج کے نام شاہ عبداللہ کا پیغام

قاہرہ ۱۹ مئی۔ قاہرہ کے اخبار الاہرام میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ والئ شرق اردن شاہ عبداللہ نے ایک فرمان کے ذریعے اپنی فوجوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اسلامی احکام کی پیروی کرتے ہوئے دینی قدیمی روایات کو برقرار رکھیں۔ یعنی بوڑھوں بچوں عورتوں اور قیدیوں پر قطعاً ہاتھ نہ اٹھائیں۔

## بریگیڈیر عثمان کی وفات

لاہور ۱۹ مئی۔ آزاد کشمیر کے ایک خفیہ لیڈر نے پاکستان ٹائمز کے نمائندے کو لاہور میں بتایا ہے کہ بریگیڈیر عثمان جو کشمیر میں آزاد فوجوں کے خلاف ہندوستانی فوجوں کی کمان کر رہا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ گولی کے ایک زخم کی وجہ سے جان بحق ہو گیا۔ میدان جنگ میں لڑتے ہوئے بریگیڈیر عثمان کی گردن میں گولی لگی تھی۔ چنانچہ فوراً اسے ہوائی جہاز کے ذریعے دہلی پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں وہ ہسپتال میں مر گیا۔ حکومت ہند نے اس کی موت کو تاحال مشتہر نہیں کیا۔

## اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنیوالوں میں ایک نئے ملک کا اضافہ

لنڈن ۱۹ مئی۔ وارسا ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پولینڈ نے یہودیوں کی آزاد خود مختار یہودی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ امریکہ روس۔ گوائٹا مالا۔ سویڈن۔ نیوزی لینڈ اور فرانس پہلے ہی اس حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

## حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر

کراچی ۱۸ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد حسین حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب حکومت ہند کے سنٹرل ایجوکیشن بورڈ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

## ایک ہزار یہود کی نظربندی

قاہرہ ۱۸ مئی۔ حکومت مصر کے تازہ دفاعی حکم کے مطابق ایک ہزار یہودیوں صیہونیوں اور کمیونسٹوں کو قاہرہ سکندریہ اور پورٹ سعید میں نظربند کیا گیا ہے۔ ان میں تیس عورتیں بھی شامل ہیں۔ کئی عرب پناہ گزین جو فلسطین سے قاہرہ آئے ہیں۔ ان پر کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان میں سے کئی ایک پر پانچویں کالم ہونے کا شبہ کیا جا رہا ہے۔

## کوئلہ کا سٹاک ختم

لاہور ۱۹ مئی۔ لاہور میں سافٹ کوک (دھیمر کا کوئلہ) بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے لئے ڈسٹرکٹ فیول کنٹرولر لاہور کے پاس درخواستیں بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب نیا سٹاک آئے گا۔ تو عوام کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔

## ایندھن کے بیوپاریوں کو ہدایت

لاہور ۱۹ اپریل۔ ایندھن کے جو بیوپاری لاہور میں لکڑی لانے کے لئے پرائرٹی حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں ڈسٹرکٹ فیول کنٹرولر لال کوٹھی لاہور کو بھیجیں جون کے مہینے کے لئے درخواستیں ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو یا اس سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔

محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب

بخارسٹ ۱۸ مئی۔ حکومت رومانیہ اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کرنے کے لئے مزید واقعات کا انتظار کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے جملہ مجربات ملنے کا پتہ۔ دواخانہ نورالدین رضؓ جودھامل بلڈنگ لاہور